AKHBARNAMA Tuesday, 17 August 2021 Bhubanes

ہم اپنی ذمہ داریاں نبھانے کے لیے پوری طرح آزاد: پروفیسر عین الحسن

مولانا ابوالکلام آزاد کو زبردست خراج۔ اُردو یونیورسٹی میں وائس چانسلر کا خطاب

حیدرآباد، 16 اگست (پریس نوٹ) ہمیں آزادی مل چکی ہے اور ہم اپنی ذمہ داریاں نبھانے کے لیے پوری طرح آزاد ہیں۔ ہم خاندان میں، سماج اور ملک کے لیے اپنی ذمہ داریاں پوری تندہی سے انجام دیں۔ ہم آزادی کی اس 75 ویں سالگرہ، آزادی کے امرت مہوتسو کے موقع پر مجاہدین آزادی کو فراموش نہیں کر سکتے۔ ان میں ایک اہم نام مولانا ابوالکلام آزاد کا بھی ہے۔ اگر وہ اور دیگر محبانِ وطن جیل میں ہونے کے باوجود جدوجہد آزادی میں مسلسل حصہ نہ لیتے تو ہم ایک آزاد ملک میں آج سانس نہ لے رہے ہوتے۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر سید عین الحسن نے آج یونیورسٹی کیمپس میں ترنگا لہرانے کے بعد یوم آزادی پیام دیتے ہوئے ان خیالات کا اظہار کیا۔ وزارت برائے صحت و خاندانی بہبود و وزارت داخلہ کی کووڈ 19 کے پیش نظر دی گئی ہدایات کو ملحوظ رکھتے ہوئے سماجی فاصلے، ماسک کا استعمال اور دیگر احتیاطی اقدامات کے ساتھ تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ آزادی کا امرت مہوتسو کا جوش و خروش کے ساتھ اہتمام کیا گیا۔

پروفیسر عین الحسن نے کہا کہ 1947 کے بعد پیدا ہونے والی نسل کو شاید مجاہدین کی قربانیوں کا احساس کم ہو۔ آزادی کے امرت مہوتسو پر مجاہدین آزادی کے نام ہمارے دلوں پر مہر کر لینا چاہیے۔ ہمیں ان کے کارنامے اگلی نسل تک پہنچانے ہیں۔

انہوں نے کووڈ 19 کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ماسک ضرور لگائیں، سماجی فاصلہ کا خیال رکھیں اور جو بھی اہل ہوں وہ ضرور کووڈ ٹیکہ لگائیں۔ اس موقع پر پروفیسر صدیقی محمد محمود، رجسٹرار انچارج اور پروفیسر ابوالکلام، پراکٹر، ایم جی گنا شیکھرن، فینانس آفیسر طلبہ موجود تھے۔ بڑی تعداد میں اساتذہ و غیر تدریسی عملے کے اراکین نے سماجی فاصلہ کا خیال رکھتے ہوئے پروگرام میں شرکت کی۔ ڈاکٹر کرن سنگھ اتوال، صدر شعبۂ ہندی اور ڈاکٹر مظفر حسین خان، سینئر اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ تعلیم و تربیت اور اسکول برائے تعلیم و تربیت کی طالبات نے قومی ترانہ پیش کیا۔ ڈاکٹر محمد یوسف خان کی زیر قیادت انتظامی کمیٹی نے انتظامات کی نگرانی کی۔

AKHBARNAMA Tuesday, 24 August 2021 Bhubane

ردو یونیورسٹی کے داخلہ امتحان کا ۱۹ مراکز پر آغاز

کووڈ کے پیش نظر سخت ترین احتیاط. پہلے دن ۷۵ فیصد طلبہ کی شرکت

حیدرآباد، 23 اگست (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے ریگولر کورسس میں داخلوں کے لیے انٹرنس ٹسٹ کا آج ملک کے 19 شہروں میں کووڈ 19 سے پیدا شدہ صورتحال کے پیش نظر احتیاطی اقدامات کے درمیان آغاز عمل میں آیا۔ داخلہ امتحان کا سلسلہ 24 اور 25 اگست کو بھی جاری رہے گا۔ جناب مرزا فرحت اللہ بیگ، کنٹرولر امتحانات کے مطابق داخلہ امتحان کے پہلے دن صبح کے سیشن میں تمام مراکز پر بحیثیت مجموعی تقریباً 75 فیصد طلبہ نے امتحان لکھا۔ داخلہ ٹسٹ بیک وقت حیدرآباد کے علاوہ آسنسول (مغربی بنگال)، اورنگ آباد (مہاراشٹرا)، اعظم گڑھ (اتر پردیش)، بنگلورو (کرناٹک)، بھوپال (مدھیہ پردیش)، بیدر (کرناٹک)، کٹک (اڈیشہ)، دربھنگہ (بہار)، دہلی، جموں، کڑپہ (آندھرا پردیش)، کشن گنج (بہار)، لکھنو (اتر پردیش)، نوح (ہریانہ)، پٹنہ (بہار)، رانچی (جھارکھنڈ)، سنبھل (اتر پردیش)، سری نگر (جموں و کشمیر) میں منعقد ہو رہا ہے۔ تقریباً 10,400 طلبہ تینوں دن میں شرکت کریں گے۔ ان میں سے سب سے زیادہ 4259 درخواستیں بی ایڈ کے لیے آئیں جس کے لیے جملہ نشستیں 815 دستیاب ہیں۔ دوسرے نمبر پر 1346 درخواستوں کے ساتھ پالی ٹیکنیک رہا جس میں 1050 نشستیں دستیاب ہیں۔ تیسرے نمبر پر ڈی ایل ایڈ جس کی 125 نشستوں کے لیے 1170 درخواستیں موصول ہوئیں۔ اردو میں پی ایچ ڈی اور بی ٹیک کی جملہ 9 اور 75 نشستوں کے لیے بالترتیب 620 اور 546 درخواستیں موصول ہوئیں۔ اسی دوران 24 اگست کو صبح کے سیشن میں پی ایچ ڈی (مینجمنٹ، سوشیالوجی، سیاسیات، مطالعات ترجمہ)، ایم بی اے، بی ایڈ (حیاتیاتی اور طبیعیاتی سائنس، ریاضی) کے انٹرنس منعقد ہوں گے۔ جبکہ دوپہر کے سیشن میں پی ایچ ڈی (کمپیوٹر سائنس، کامرس، مطالعات نسواں، ریاضیات، طبیعیات، کیمیا، نباتیات، حیوانیات) اور ڈپلوما ان انجینئرنگ (پالی ٹیکنیک) کے انٹرنس ٹسٹ ہوں گے۔ 25 اگست صبح 10 بجے بی ایڈ (سوشیل اسٹڈیز) اور دوپہر میں بی ایڈ (اردو) کا انٹرنس ٹسٹ منعقد ہوگا۔

آداب تلنگانہ
چہارشنبہ۔ 25/اگست 2021ء

وبائی صورتحال میں امتحانات، مانو میں طلبہ کیلئے کونسلنگ لیکچرس

حیدرآباد، 24/اگست (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، ڈین بہبودیٔ طلبہ اور کووڈ مانیٹرنگ کمیٹی کے زیراہتمام طلبہ کے لیے ''وبائی صورتحال کے دوران امتحانات: اضطراب اور احتیاط'' پر دو کونسلنگ لیکچرس کا اہتمام کیا گیا۔ ڈاکٹر عابد حسین، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے آج پہلا لیکچر دیا۔ پروفیسر صدیقی محمد محمود، رجسٹرار انچارج نے افتتاحی اجلاس کی صدارت کی۔ پروفیسر علیم اشرف جائسی، ڈین بہبودیٔ طلبہ وصدر نشین، کووڈ مانیٹرنگ کمیٹی نے خیر مقدم کیا۔ ڈاکٹر جرار احمد، اسسٹنٹ ڈین نے کاروائی چلائی۔ سیریز کا دوسرا لیکچر بعنوان ''آن لائن امتحانات اور وباء'' جناب مرزا فرحت اللہ بیگ، کنٹرولر امتحانات کل (25/اگست) دیں گے۔ لیکچرس کا انسٹرکشنل میڈیا سنٹر کے یوٹیوب چیانل www.youtube.com/imcmanuu پر راست ٹیلی کاسٹ کیا جارہا ہے۔

25 AUG 2021

راشٹریہ سہارا

وبائی صورتحال میں امتحانات، مانو میں طلبہ کیلئے کونسلنگ لیکچرس

حیدرآباد۔ (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، ڈین بہبودیٔ طلبہ اور کووڈ مانیٹرنگ کمیٹی کے زیر اہتمام طلبہ کے لیے ''وبائی صورتحال کے دوران امتحانات: اضطراب اور احتیاط'' پر دو کونسلنگ لیکچرس کا اہتمام کیا گیا۔ ڈاکٹر عابد حسین، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے آج پہلا لیکچر دیا۔ پروفیسر صدیقی محمد محمود، رجسٹرار انچارج نے افتتاحی اجلاس کی صدارت کی۔ پروفیسر علیم اشرف جائسی، ڈین بہبودیٔ طلبہ وصدر نشین، کووڈ مانیٹرنگ کمیٹی نے خیر مقدم کیا۔ ڈاکٹر جرار احمد، اسسٹنٹ ڈین نے کاروائی چلائی۔ سیریز کا دوسرا لیکچر بعنوان ''آن لائن امتحانات اور وباء'' جناب مرزا فرحت اللہ بیگ، کنٹرولر امتحانات کل (25/اگست) دیں گے۔ لیکچرس کا انسٹرکشنل میڈیا سنٹر کے یوٹیوب چیانل www.youtube.com/imcmanuu پر راست ٹیلی کاسٹ کیا جارہا ہے۔

منصف

وبائی صورتحال میں امتحانات

مانو میں طلبہ کیلئے کونسلنگ لیکچرس۔ ڈاکٹر عابد حسین ودیگر کا خطاب

حیدرآباد، 24/اگست (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، ڈین بہبودیٔ طلبہ اور کووڈ مانیٹرنگ کمیٹی کے زیر اہتمام طلبہ کے لیے ''وبائی صورتحال کے دوران امتحانات: اضطراب اور احتیاط'' پر دو کونسلنگ لیکچرس کا اہتمام کیا گیا۔ ڈاکٹر عابد حسین، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے آج پہلا لیکچر دیا۔ پروفیسر صدیقی محمد محمود، رجسٹرار انچارج نے افتتاحی اجلاس کی صدارت کی۔ پروفیسر علیم اشرف جائسی، ڈین بہبودیٔ طلبہ وصدر نشین، کووڈ مانیٹرنگ کمیٹی نے خیر مقدم کیا۔ ڈاکٹر جرار احمد، اسسٹنٹ ڈین نے کاروائی چلائی۔ سیریز کا دوسرا لیکچر بعنوان ''آن لائن امتحانات اور وباء'' مرزا فرحت اللہ بیگ، کنٹرولر امتحانات 25 اگست دیں گے۔ لیکچرس کا انسٹرکشنل میڈیا سنٹر کے یوٹیوب چیانل www.youtube.com/imcmanuu پر راست ٹیلی کاسٹ کیا جارہا ہے۔

Sakshi

విద్యార్థులంతా వ్యాక్సిన్ వేయించుకోవాలి

రాయదుర్గం: మౌలానా ఆజాద్ జాతీయ ఉర్దూ విశ్వ విద్యాలయం (మనూ) లో 'మహమ్మారి సమయంలో పరీక్షలు: ఆందోళనలు, జాగ్రత్తలు' అనే అంశంపై మంగళవారం ఆన్‌లైన్‌లో విద్యార్థులకు కౌన్సిలింగ్ ఉపన్యాసాలు ప్రారంభించారు. స్టూడెంట్స్ వెల్ఫేర్ డీన్ కార్యాలయం, కోవిడ్–19 మానిటరింగ్ కమిటీ కార్యాలయం సంయుక్తంగా ఈ కార్యక్రమాన్ని ఏర్పాటు చేశాయి. ఇన్‌చార్జ్ రిజిస్ట్రార్ ప్రొఫెసర్ సిద్ధిఖీ మహ్మద్ మహమూద్ అధ్యక్షతన జరిగిన ఈ సమావేశంలో జామియా మిలియా ఇస్లామియా ప్రొఫెసర్ అబిద్ హుస్సేన్ ప్రారంభోపన్యాసం చేశారు. కోవిడ్ మహమ్మారి పట్ల విద్యార్థులంతా అప్రమత్తంగా ఉండాలని, విధిగా వ్యాక్సిన్ వేయించుకోవాలని సూచించారు. స్టూడెంట్స్ వెల్ఫేర్ డీన్ సయ్యద్ అలీమ్ అష్రఫ్ జైసీ, డీఎస్‌డబ్ల్యూ అసిస్టెంట్ డీన్ జరార్ అహ్మద్ సమావేశంలో ప్రసంగించారు. ఇలాఉండగా, బుధవారం 2వ ఉపన్యాస కార్యక్రమంలో 'ఆన్‌లైన్ పరీక్షలు–మహమ్మారి' అనే అంశంపై మనూ పరీక్షల నియంత్రణాధికారి డాక్టర్ ఫర్హతుల్లాబేగ్ ప్రసంగిస్తారు.

منصف

26 AUG 202

مانو میں قومی سوشل ورک ہفتہ کا انعقاد

اساتذہ، پیشہ ور ماہرین، سابقہ طلبہ کا اظہار خیال

حیدرآباد۔25 ؍اگست (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے شعبہ سوشل ورک نے نیشنل اسوسی ایشن آف پروفیشنل سوشل ورکرز ان انڈیا کے اشتراک سے 15 اگست تا 21 اگست دوسرے قومی سوشل ورک ہفتہ کا اہتمام کیا۔ ہندوستان میں سوشل ورک کو پیشہ ورانہ مقام دلانے کے لیے ان دنوں سرگرمیاں تیز ہورہی ہیں۔ دیگر پیشوں کی طرح سوشل ورک کی بھی ایک قومی کونسل کی ضرورت ہے جس کے لیے ایک طویل عرصے سے تگ ودو ہورہی ہے۔ اس ہفتے کا مقصد یہی ہے کہ سوشل ورک کے ادارے، پیشہ وران اور معلمین اس مہم سے وابستہ ہوں جس میں قومی اسوسی ایشن مرکزی کردار ادا کررہی ہے۔ اسی مہم کے تحت شعبے نے بھی اس ہفتے میں مختلف قسم کے آن لائن پروگرام منعقد کیے۔ پروگرام میں چار عناوین۔ معلمین کے تاثرات، پیشہ وران کے تاثرات، شعبے سے فارغ پیشہ وران کے تاثرات اور پسماندہ طبقات پر بحث ومباحثے ہوئے۔ ان نشستوں میں مختلف تنظیموں اور اداروں سے وابستہ ماہرین نے حصہ لیا۔ پروگرام کے دوران پسماندہ طبقات میں خواتین، قبائل، مسلمانوں اور دلتوں کے مسائل پر اہم مباحث ہوئے۔ اس میں ملک کے سوشل ورک کے اداروں سے ماہرین نے شرکت کی۔ ٹاٹا انسٹی ٹیوٹ آف سوشل سائنسز سے پروفیسر پن جوجو اور پروفیسر پی کے شاجہاں، دہلی یونیورسٹی سے پروفیسر نینا پانڈے اور جامعہ ملیہ اسلامیہ سے ڈاکٹر سنجے انگولے نے پسماندگی کے حوالے سے ان کی ترقی اور فروغ کے مسائل کو اجاگر کیا۔ اسی طرح معلمین کے تاثراتی سیشن میں ریٹائرڈ پروفیسر ڈی کے لال داس، دہلی یونیورسٹی کی پروفیسر سیما شرما اور یونیورسٹی آف کشمیر سے ڈاکٹر فرخ فہیم نے اپنے تدریسی تجربات پیش کیے اور مستقبل کے پیشہ وروں کے لیے اہم اقدار اور پیشہ ورانہ ضروریات کی نشاندہی کی۔ پیشہ ورانہ زندگی کے تجربات اور چیلنجز پر اہم باتیں اور خصوصی نکات سامنے آئے۔ اس نشست میں پروجیکٹ ''کنسرن انٹرنیشنل'' سے اشرف پرویز اور پردان سے مسرور احمد نے نمائندگی کی اور اپنی پیشہ ورانہ جدوجہد کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا۔ ملک کی اہم تنظیموں میں کاربند شعبے کے فارغین نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس سلسلے میں توقیر حیدر، سیدہ صبا قادری، محمد اسجد اور وکیل احمد نے اپنے تعلیمی سفر اور پیشہ ورانہ زندگی کے اتار چڑھاؤ پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ کس طرح اردو میں سوشل ورک کی تعلیم نے عملی میدان میں ان کی مدد کی۔ پروفیسر محمد شاہد نے اختتامیہ کلمات میں پسماندہ طبقات کی منفرد شناخت کو تسلیم کیے جانے اور اسے برقرار رکھنے پر زور دیا۔ پروفیسر محمد شاہد رضا، صدر شعبہ سوشل ورک نے صدارتی کلمات ادا کیے اور ڈاکٹر محمد آفتاب عالم، اسسٹنٹ پروفیسر نے شعبے کے دیگر اساتذہ کے ہمراہ اس ہفت روزہ پروگرام کے انتظامات کیے۔ پروگرام میں یونیورسٹی اور بیرون یونیورسٹی سے روزانہ تقریباً 50 طلبہ، اساتذہ اور پیشہ وران نے شرکت کی۔ ۱۸

رہنمائے دکن

مانو میں قومی سوشل ورک ہفتہ کا انعقاد

اساتذہ، پیشہ ور ماہرین، سابقہ طلبہ کا اظہار خیال

حیدرآباد، 25/اگست (یو این آئی) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے شعبہ سوشل ورک نے نیشنل اسوسی ایشن آف پروفیشنل سوشل ورکرز ان انڈیا کے اشتراک سے 15 اگست تا 21 اگست دوسرے قومی سوشل ورک ہفتہ کا اہتمام کیا۔ ہندوستان میں سوشل ورک کو پیشہ ورانہ مقام دلانے کے لیے ان دنوں سرگرمیاں تیز ہورہی ہیں۔ دیگر پیشوں کی طرح سوشل ورک کی بھی ایک قومی کونسل کی ضرورت ہے جس کے لیے ایک طویل عرصے سے تگ ودو ہورہی ہے۔ اس ہفتے کا مقصد یہی ہے کہ سوشل ورک کے ادارے، پیشہ وران اور معلمین اس مہم سے وابستہ ہوں جس میں قومی اسوسیکشن مرکزی کردار ادا کررہی ہے۔ اسی مہم کے تحت شعبے نے بھی اس ہفتے میں مختلف قسم کے آن لائن پروگرام منعقد کیے۔ پروگرام میں چار عناوین۔ معلمین کے تاثرات، پیشہ وران کے تاثرات، شعبے سے فارغ پیشہ وران کے تاثرات اور پسماندہ طبقات پر بحث ومباحثے ہوئے۔ ان نشستوں میں مختلف تنظیموں اور اداروں سے وابستہ ماہرین نے حصہ لیا۔ پروگرام کے دوران پسماندہ طبقات میں خواتین، قبائل، مسلمانوں اور دلتوں کے مسائل پر اہم مباحث ہوئے۔ اس میں ملک کے سوشل ورک کے اداروں سے ماہرین نے شرکت کی۔ ٹاٹا انسٹی ٹیوٹ آف سوشل سائنسز سے پروفیسر پن جوجو اور پروفیسر پی کے شاجہاں، دہلی یونیورسٹی سے پروفیسر نینا پانڈے اور جامعہ ملیہ اسلامیہ سے ڈاکٹر سنجے انگولے نے پسماندگی کے حوالے سے ان کی ترقی اور فروغ کے مسائل کو اجاگر کیا۔ اسی طرح معلمین کے تاثراتی سیشن میں ریٹائرڈ پروفیسر ڈی کے لال داس، دہلی یونیورسٹی کی پروفیسر سیما شرما اور یونیورسٹی آف کشمیر سے ڈاکٹر فرخ فہیم نے اپنے تدریسی تجربات پیش کیے اور مستقبل کے پیشہ وروں کے لیے اہم اقدار اور پیشہ ورانہ ضروریات کی نشاندہی کی۔ پیشہ ورانہ زندگی کے تجربات اور چیلنجز پر اہم باتیں اور خصوصی نکات سامنے آئے۔ اس نشست میں پروجیکٹ [؟] کنسرن انٹرنیشنل [؟] سے اشرف پرویز اور پردان سے مسرور احمد نے نمائندگی کی اور اپنی پیشہ ورانہ جدوجہد کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا۔ ملک کی اہم تنظیموں میں کاربند شعبے کے فارغین نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس سلسلے میں توقیر حیدر، سیدہ صبا قادری، محمد اسجد اور وکیل احمد نے اپنے تعلیمی سفر اور پیشہ ورانہ زندگی کے اتار چڑھاؤ پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ کس طرح اردو میں سوشل ورک کی تعلیم نے عملی میدان میں ان کی مدد کی۔ پروفیسر محمد شاہد نے اختتامیہ کلمات میں پسماندہ طبقات کی منفرد شناخت کو تسلیم کیے جانے اور اسے برقرار رکھنے پر زور دیا۔ پروفیسر محمد شاہد رضا، صدر شعبۂ سوشل ورک نے صدارتی کلمات ادا کیے اور ڈاکٹر محمد آفتاب عالم، اسسٹنٹ پروفیسر نے شعبے کے دیگر اساتذہ کے ہمراہ اس ہفت روزہ پروگرام کے انتظامات کیے۔ پروگرام میں یونیورسٹی اور بیرون یونیورسٹی سے روزانہ تقریباً پچاس طلبہ، اساتذہ اور پیشہ وران نے شرکت کی۔

ALHUBAB 26-08-2021.

مانو میں قومی سوشل ورک ہفتہ کا انعقاد۔ اساتذہ، پیشہ ور ماہرین، سابقہ طلبہ کا اظہار خیال

حیدرآباد، 25/ اگست (یو این آئی) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے شعبہ سوشل ورک نے نیشنل اسوسی ایشن آف پروفیشنل سوشل ورکرز ان انڈیا کے اشتراک سے 15 اگست تا 21 اگست دوسرے قومی سوشل ورک ہفتہ کا اہتمام کیا۔ ہندوستان میں سوشل ورک کو پیشہ ورانہ مقام دلانے کے لیے ان دنوں سرگرمیاں تیز ہو رہی ہیں۔ دیگر پیشوں کی طرح سوشل ورک کی بھی ایک قومی کونسل کی ضرورت ہے جس کے لیے ایک طویل عرصے سے تگ و دو ہو رہی ہے۔ اس ہفتے کا مقصد یہی ہے کہ سوشل ورک کے ادارے، پیشہ وران اور معلمین اس مہم سے وابستہ ہوں جس میں قومی اسوسیئیشن مرکزی کردار ادا کر رہی ہے۔ اسی مہم کے تحت شعبے نے بھی اس ہفتے میں مختلف قسم کے آن لائن پروگرام منعقد کیے۔ پروگرام میں چار عناوین۔ معلمین کے تاثرات، پیشہ وران کے تاثرات، شعبے سے فارغ پیشہ وران کے تاثرات اور پسماندہ طبقات پر بحث و مباحثے ہوئے۔ ان نشستوں میں مختلف تنظیموں اور اداروں سے وابستہ ماہرین نے حصہ لیا۔ پروگرام کے دوران پسماندہ طبقات میں خواتین، قبائل، مسلمانوں اور دلتوں کے مسائل پر اہم مباحث ہوئے۔ اس میں ملک کے سوشل ورک کے اداروں سے ماہرین نے شرکت کی۔ ٹاٹا انسٹی ٹیوٹ آف سوشل سائنسز سے پروفیسر پنن جوجو اور پروفیسر پی کے شاجہاں، دہلی یونیورسٹی سے پروفیسر نینا پانڈے اور جامعہ ملیہ اسلامیہ سے ڈاکٹر سنجے اِنگولے نے پسماندگی کے حوالے سے ان کی ترقی اور فروغ کے مسائل کو اجاگر کیا۔ اسی طرح معلمین کے تاثراتی سیشن میں ریٹائرڈ پروفیسر ڈی کے لال داس، دہلی یونیورسٹی کی پروفیسر سیما شرما اور یونیورسٹی آف کشمیر سے ڈاکٹر فرخ فہیم نے اپنے تدریسی تجربات پیش کیے اور مستقبل کے پیشہ وروں کے لیے اہم اقدار اور پیشہ ورانہ ضروریات کی نشاندہی کی۔ پیشہ ورانہ زندگی کے تجربات اور چیلنجز پر اہم باتیں اور خصوصی نکات سامنے آئے۔ اس نشست میں پروجیکٹ [؟] کنسرن انٹرنیشنل [؟] سے اشرف پرویز اور پردان سے مسرور احمد نے نمائندگی کی اور اپنی پیشہ ورانہ جد و جہد کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا۔ ملک کی اہم تنظیموں میں کاربند شعبے کے فارغین نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس سلسلے میں توقیر حیدر، سیدہ صبا قادری، محمد امجد اور وکیل احمد نے اپنے تعلیمی سفر اور پیشہ ورانہ زندگی کے اتار چڑھاؤ پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ کس طرح اردو میں سوشیل ورک کی تعلیم نے عملی میدان میں ان کی مدد کی۔ پروفیسر محمد شاہد نے اختتامیہ کلمات میں پسماندہ طبقات کی منفرد شناخت کو تسلیم کیے جانے اور اسے برقرار رکھنے پر زور دیا۔ پروفیسر محمد شاہد رضا، صدر شعبۂ سوشیل ورک نے صدارتی کلمات ادا کیے اور ڈاکٹر محمد آفتاب عالم، اسسٹنٹ پروفیسر نے شعبے کے دیگر اساتذہ کے ہمراہ اس ہفت روزہ پروگرام کے انتظامات کیے۔ پروگرام میں یونیورسٹی اور بیرون یونیورسٹی سے روزانہ تقریباً پچاس طلبہ، اساتذہ اور پیشہ وران نے شرکت کی۔

آداب تلنگانہ
جمعرات۔ 26/اگست 2021ء

مانو میں قومی سوشل ورک ہفتہ کا انعقاد

اساتذہ، پیشہ ور ماہرین، سابقہ طلبہ کا اظہار خیال

حیدرآباد، 25/ اگست (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے شعبہ سوشل ورک نے نیشنل اسوسی ایشن آف پروفیشنل سوشل ورکرز ان انڈیا کے اشتراک سے 15 اگست تا 21 اگست دوسرے قومی سوشل ورک ہفتہ کا اہتمام کیا۔ ہندوستان میں سوشل ورک کو پیشہ ورانہ مقام دلانے کے لیے ان دنوں سرگرمیاں تیز ہورہی ہیں۔ دیگر پیشوں کی طرح سوشل ورک کی بھی ایک قومی کونسل کی ضرورت ہے جس کے لیے ایک طویل عرصے سے تگ و دو ہورہی ہے۔ اس ہفتے کا مقصد یہی ہے کہ سوشل ورک کے ادارے، پیشہ وران اور معلمین اس مہم سے وابستہ ہوں جس میں قومی اسوسیئشن مرکزی کردار ادا کررہی ہے ۔اسی مہم کے تحت شعبے نے بھی اس ہفتے میں مختلف قسم کے آن لائن پروگرام منعقد کیے۔ پروگرام میں چار عناوین - معلمین کے تاثرات، پیشہ وران کے تاثرات، شعبے سے فارغ پیشہ وران کے تاثرات اور پسماندہ طبقات پر بحث و مباحثہ ہوئے۔ ان نشستوں میں مختلف تنظیموں اور اداروں سے وابستہ ماہرین نے حصہ لیا۔ پروگرام کے دوران پسماندہ طبقات میں خواتین ،قبائل، مسلمانوں اور دلتوں کے مسائل پر اہم مباحث ہوئے۔ اس میں ملک کے سوشل ورک کے اداروں سے ماہرین نے شرکت کی۔ ٹاٹا انسٹی ٹیوٹ آف سوشیل سائنسز سے پروفیسر بپن جوجو اور پروفیسر پی کے شاجہاں، دہلی یونیورسٹی سے پروفیسر نینا پانڈے اور جامعہ ملیہ اسلامیہ سے ڈاکٹر سنجے انگولے نے پسماندگی کے حوالے سے ان کی ترقی اور فروغ کے مسائل کو اجاگر کیا۔ اسی طرح معلمین کے تاثراتی سیشن میں ریٹائرڈ پروفیسر ڈی کے لال داس، دہلی یونیورسٹی کی پروفیسر سیما شرما اور یونیورسٹی آف کشمیر سے ڈاکٹر فرخ فہیم نے اپنے تدریسی تجربات پیش کیے اور مستقبل کے پیشہ وروں کے لیے اہم اقدار اور پیشہ ورانہ ضروریات کی نشاندہی کی۔ پیشہ ورانہ زندگی کے تجربات اور چیلنجز پر اہم باتیں اور خصوصی نکات سامنے آئے۔ اس نشست میں پروجیکٹ ''کنسرن انٹرنیشنل'' سے اشرف پرویز اور پردان سے مسرور احمد نے نمائندگی کی اور اپنی پیشہ ورانہ جد وجہد کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا۔ ملک کی اہم تنظیموں میں کاربند شعبے کے فارغین نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس سلسلے میں توقیر حیدر، سیدہ صبا قادری، محمد امجد اور وکیل احمد نے اپنے تعلیمی سفر اور پیشہ ورانہ زندگی کے اتار چڑھاؤ پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ کس طرح اردو میں سوشیل ورک کی تعلیم نے عملی میدان میں ان کی مدد کی۔ پروفیسر محمد شاہد نے اختتامیہ کلمات میں پسماندہ طبقات کی منفرد شناخت کو تسلیم کیے جانے اور اسے برقرار رکھنے پر زور دیا۔ پروفیسر محمد شاہد رضا، صدر شعبۂ سوشیل ورک نے صدارتی کلمات ادا کیے اور ڈاکٹر محمد آفتاب عالم، اسسٹنٹ پروفیسر نے شعبے کے دیگر اساتذہ کے ہمراہ اس ہفت روزہ پروگرام کے انتظامات کیے۔ پروگرام میں یونیورسٹی اور بیرون یونیورسٹی سے روزانہ تقریباً پچاس طلبہ، اساتذہ اور پیشہ وران نے شرکت کی۔

روزنامہ صحافی دکن
SAHAFI-E-DECCAN DAILY HYDERABAD
26راگست 2021

مانو میں قومی سوشل ورک ہفتہ کا انعقاد

اساتذہ، پیشہ ور ماہرین، سابقہ طلبہ کا اظہار خیال

حیدرآباد، 25/ اگست (یو این آئی) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے شعبہ سوشل ورک نے نیشنل اسوسی ایشن آف پروفیشنل سوشل ورکرز ان انڈیا کے اشتراک سے 15 اگست تا 21 اگست دوسرے قومی سوشل ورک ہفتہ کا اہتمام کیا۔ ہندوستان میں سوشل ورک کو پیشہ ورانہ مقام دلانے کے لیے ان دنوں سرگرمیاں تیز ہورہی ہیں۔ دیگر پیشوں کی طرح سوشل ورک کی بھی ایک قومی کونسل کی ضرورت ہے جس کے لیے ایک طویل عرصے سے تگ ودو ہورہی ہے۔ اس ہفتے کا مقصد یہی ہے کہ سوشل ورک کے ادارے، پیشہ وران اور معلمین اس مہم سے وابستہ ہوں جس میں قومی اسوسی ایشن مرکزی کردار ادا کررہی ہے۔ اسی مہم کے تحت شعبے نے بھی اس ہفتے میں مختلف قسم کے آن لائن پروگرام منعقد کیے۔ پروگرام میں چار عناوین۔ معلمین کے تاثرات، پیشہ وران کے تاثرات، شعبے سے فارغ پیشہ وران کے تاثرات اور پسماندہ طبقات پر بحث و مباحثے ہوئے۔ ان نشستوں میں مختلف تنظیموں اور اداروں سے وابستہ ماہرین نے حصہ لیا۔ پروگرام کے دوران پسماندہ طبقات میں خواتین، قبائل، مسلمانوں اور دلتوں کے مسائل پر اہم مباحث ہوئے۔ اس میں ملک کے سوشل ورک کے اداروں سے ماہرین نے شرکت کی۔ ٹاٹا انسٹی ٹیوٹ آف سوشل سائنسز سے پروفیسر چِن جوجو اور پروفیسر پی کے شاجہاں، دہلی یونیورسٹی سے پروفیسر نیتا پاٹھے اور جامعہ ملیہ اسلامیہ سے ڈاکٹر تیجے انگولے نے پسماندگی کے حوالے سے ان کی ترقی اور فروغ کے مسائل کو اجاگر کیا۔ اسی طرح معلمین کے تاثراتی سیشن میں ریٹائرڈ پروفیسر ڈی کے لال داس، دہلی یونیورسٹی کی پروفیسر سیما شرما اور یونیورسٹی آف کشمیر سے ڈاکٹر فرخ فہیم نے اپنے تدریسی تجربات پیش کیے اور مستقبل کے پیشہ وروں کے لیے اہم اقدار اور پیشہ ورانہ ضروریات کی نشاندہی کی۔ پیشہ ورانہ زندگی کے تجربات اور چیلنجز پر اہم باتیں اور خصوصی نکات سامنے آئے۔ اس نشست میں پروجیکٹ ''کنسرن انٹرنیشنل'' سے اشرف پرویز اور پردان سے مسرور احمد نے نمائندگی کی اور اپنی پیشہ ورانہ جد وجہد کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا۔ ملک کی اہم تنظیموں میں کاربند شعبے کے فارغین نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس سلسلے میں توقیر حیدر، سیدہ صبا قادری، محمد امجد اور وکیل احمد نے اپنے تعلیمی سفر اور پیشہ ورانہ زندگی کے اتار چڑھاؤ پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ کس طرح اردو میں سوشل ورک کی تعلیم نے عملی میدان میں ان کی مدد کی۔ پروفیسر محمد شاہد نے اختتامیہ کلمات میں پسماندہ طبقات کی منفرد شناخت کو تسلیم کیے جانے اور اسے برقرار رکھنے پر زور دیا۔ پروفیسر محمد شاہد رضا، صدر شعبہ سوشل ورک نے صدارتی کلمات ادا کیے اور ڈاکٹر محمد آفتاب عالم، اسسٹنٹ پروفیسر نے شعبے کے دیگر اساتذہ کے ہمراہ اس ہفت روزہ پروگرام کے انتظامات کیے۔ پروگرام میں یونیورسٹی اور بیرون یونیورسٹی سے روزانہ تقریباً پچاس طلبہ، اساتذہ اور پیشہ وران نے شرکت کی۔

راشٹریہ سہارا 26 AUG 2021

اردو یونیورسٹی میں قومی سوشل ورک ہفتہ کا انعقاد

ملک کے سوشل ورک اداروں سے ماہرین کی شرکت۔ اساتذہ، پیشہ ور ماہرین، سابقہ طلبہ کا اظہار خیال

حیدرآباد۔ (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے شعبہ سوشل ورک نے نیشنل اسوسی ایشن آف پروفیشنل سوشل ورکرز ان انڈیا کے اشتراک سے 15 اگست تا 21 اگست دوسرے قومی سوشل ورک ہفتہ کا اہتمام کیا۔ ہندوستان میں سوشل ورک کو پیشہ ورانہ مقام دلانے کے لیے ان دنوں سرگرمیاں تیز ہورہی ہیں۔ دیگر پیشوں کی طرح سوشل ورک کی بھی ایک قومی کونسل کی ضرورت ہے جس کے لیے ایک طویل عرصے سے تگ و دو ہورہی ہے۔ اس ہفتے کا مقصد یہی ہے کہ سوشل ورک کے ادارے، پیشہ وران اور معلمین اس مہم سے وابستہ ہوں جس میں قومی اسوسیشن مرکزی کردار ادا کررہی ہے۔ اسی مہم کے تحت شعبے نے بھی اس ہفتے میں مختلف قسم کے آن لائن پروگرام منعقد کیے۔ پروگرام میں چار عناوین۔ معلمین کے تاثرات، پیشہ وران کے تاثرات، شعبے سے فارغ پیشہ وران کے تاثرات اور پسماندہ طبقات پر بحث و مباحثے ہوئے۔ ان نشستوں میں مختلف تنظیموں اور اداروں سے وابستہ ماہرین نے حصہ لیا۔ پروگرام کے دوران پسماندہ طبقات میں خواتین، قبائل، مسلمانوں اور دلتوں کے مسائل پر اہم مباحث ہوئے۔ اس میں ملک کے سوشل ورک کے اداروں سے ماہرین نے شرکت کی۔ ٹاٹا انسٹی ٹیوٹ آف سوشل سائنسز سے پروفیسر چپن جوجو اور پروفیسر پی کے شاجہاں، دہلی یونیورسٹی سے پروفیسر نینا پانڈے اور جامعہ ملیہ اسلامیہ سے ڈاکٹر نجے انگولے نے پسماندگی کے حوالے سے ان کی ترقی اور فروغ کے مسائل کو اجاگر کیا۔ اسی طرح معلمین کے تاثراتی سیشن میں ریٹائرڈ پروفیسر ڈی کے لال داس، دہلی یونیورسٹی کی پروفیسر سیما شرما اور یونیورسٹی آف کشمیر سے ڈاکٹر فرخ فہیم نے اپنے تدریسی تجربات پیش کیے اور مستقبل کے پیشہ وروں کے لیے اہم اقدار اور پیشہ ورانہ ضروریات کی نشاندہی کی۔ پیشہ ورانہ زندگی کے تجربات اور چیلنجز پر اہم باتیں اور خصوصی نکات سامنے آئے۔ اس نشست میں پروجیکٹ ''کنسرن انٹرنیشنل'' سے اشرف پرویز اور پردان سے سرور احمد نے نمائندگی کی اور اپنی پیشہ ورانہ جدوجہد کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا۔ ملک کی اہم تنظیموں میں کاربند شعبے کے فارغین نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس سلسلے میں توقیر حیدر، سیدہ صبا قادری، محمد امجد اور وکیل احمد نے اپنے تعلیمی سفر اور پیشہ ورانہ زندگی کے اتار چڑھاؤ پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ کس طرح اردو میں سوشل ورک کی تعلیم نے عملی میدان میں ان کی مدد کی۔ پروفیسر محمد شاہد نے اختتامیہ کلمات میں پسماندہ طبقات کی منفرد شناخت کو تسلیم کیے جانے اور اسے برقرار رکھنے پر زور دیا۔ پروفیسر محمد شاہد رضا، صدر شعبۂ سوشل ورک نے صدارتی کلمات ادا کیے اور ڈاکٹر محمد آفتاب عالم، اسسٹنٹ پروفیسر نے شعبے کے دیگر اساتذہ کے ہمراہ اس ہفت روزہ پروگرام کے انتظامات کیے۔ پروگرام میں یونیورسٹی اور بیرون یونیورسٹی سے روزانہ تقریباً پچاس طلبہ، اساتذہ اور پیشہ وران نے شرکت کی۔